Majallah Tahqiq
Research Journal of
the Faculty of Oriental Learning
Vol: 37, Sr.No.103, 2016, pp 53 - 66

مجلّہ تحقیق
مجلّہ کلیہ علوم شرقیہ
جلد ۳۷، شمارہ ۱۰۳، اپریل۔ جون ۲۰۱۶ء

حافظ کی شاعری میں عربی اثرات کا جائزہ

☆ڈاکٹر محمد سلیم

Abstract:

This article seeks to dig out the Arabian elements in Hafiz poetry. Hafiz affectionately known as "Tongue of the invisible "He weaves themes of ambiguity into his poetry. Often he uses secular images as wine, drunk' .and human love, however these are just symbols for the divine experience .Universal attraction is found in Hafiz poetry. He uses Qur'anic verses ,idioms ,words, terminology and rhetorical illusions too. The article shows that Hafiz has great interest in Arabic as well Islamic teachings as he has described some verses in Arabic in his Persian poetry. The Article strives to show that there is great lingual, literal,cultural and spiritual relationship between Persian and Arabic language and literature.

Key Words: Qasmi, Poetry, Quartrains, Love, Social classes, peasants, Democracy.

فارسی و عربی زبان و ادب میں تاریخی و علمی و ادبی اور ثقافتی لحاظ سے چولی دامن کا ساتھ ہے۔عربوں و ایرانیوں کے تجارتی روابط کا سلسلہ زمانہ قدیم سے جاری ہے۔زمانہ جاہلیت کے وہ عرب شعرا جنکی رہائش گاہیں ایرانی سرحدی علاقوں کے قرب و جوار میں تھیں، ان کی شاعری میں بکثرت ایرانی اثرات ملتے ہیں۔اس دور کے نامور عرب شعرا جن کی شاعری میں فارسی زبان و ادب کے آثار نمایاں ہیں، ان میں عدی بن زید بن حماد، اعشٰی قیس، لقیط بن یعمر، امراؤلقیس، امیہ بن ابی لصلت وغیرہ شامل ہی۔(۱) ان عرب شعرا کے کلام میں فارسی اثرات کا وجود اس بات کی طرف واضح اشارہ ہے کہ اہل فارس اور عربوں کے باہمی مراسم زمانہ قدیم سے تھے۔

☆ اسسٹنٹ پروفیسر، شعبہ عربی، جی سی یونیورسٹی فیصل آباد۔

امام طبری ایرانی بادشاہ بہرام جو بارے لکھتے ہیں:"**فیقال ان بھرام جور بن سابور تعلم فی الحیرۃ عن ید اساتذۃ من العرب والفرس**". (۲) کہا جاتا ہے کہ بہرام جور بن سام نے حیرہ (عرب ریاست) میں عرب اور اہل فارس اساتذہ سے پڑھا۔

ان حالات میں فارسی شعرا وادبا کے کلام میں عربی اور عرب شعرا وادبا کے کلام میں فارسی اثرات کا ہونا ایک فطری عمل تھا۔ ہمارا مقصد حافظ شیرازی کے شہرہ آفاق دیوان میں عربی اثرات کا سرسری جائزہ پیش کرنا ہے۔ شمس الدین محمد بن بہاوالدین اصفہانی جو حافظ اور لسان الغیب کے القابات سے مشہور ہوے (۳) وہ ایران کے شہر شیراز میں پیدا ہوے، تین بھائیوں میں سب سے چھوٹے تھے۔ باپ کی وفات کے بعد انکے بڑے بھائی شیراز سے چلے گئے، مفلسی کی وجہ سے ان کی والدہ نے انہیں محلّہ کے ایک آدمی کے پاس چھوڑا۔ حافظ کو اس آدمی کے طور طریقے اچھے نہ لگے، لہذا اسے چھوڑا اور نان بائی کا پیشہ اختیار کرلیا۔ ذریعہ معاش کے ساتھ ساتھ قریبی مکتب میں علمی پیاس بجانے لگے۔ حافظ اپنی آمدن کو چار حصوں میں تقسیم کرتے تھے، ایک اپنی والدہ ایک اپنے استاد محترم کیلیے باقی خیرات کرتے اور ایک حصہ اپنی ذات کے لیے رکھتے۔ انہوں نے قرآن کریم حفظ کیا اور عربی فارسی میں دسترس حاصل کی، ان کی عمر صرف بیس سال تھی جب وہ ذوق سخن میں پختہ ہو چکے تھے وہ اپنے اشعار امرا وسلاطین کے سامنے پیش کر کے داد وصول کرتے۔ ان کے فارسی کلام کی اہمیت کے پیش نظر اس دیوان کا ترجمہ دنیا کی اہم زبانوں میں ہو چکا ہے۔ حافظ کا شمار فارسی کے تین نامور شعرا میں ہوتا ہے۔ ان تین بڑے شعرا میں حافظ شیرازی، سعدی شیرازی اور فردوسی شامل ہیں۔ (٤)

حافظ عربی زبان وادب میں مہارت رکھتے تھے، انہوں نے عربی میں بھی شاعری کی مثلا ان کے فارسی دیوان میں دیگر عربی اثرات کے ساتھ ساتھ تقریباً تیس عربی اشعار بھی موجود ہیں۔ ان کی شاعری میں فارسی و عربی ملمعات بکثرت ہیں۔ مختصرا حافظ کی شاعری میں عربی اشعار، موضوعات، قرآنی کلمات، آیات کریمہ کے اقتباسات، محاورات، تلمیحات، تشبیہات، استعارات، زمانہ جاہلیت کے عرب بتوں کے نام اور عرب اعلام واماکن وبلدان اور عربی اوزان بکثرت ہیں۔

حافظ کی شاعری میں عربی اشعار:

الم یأن للأحباب ان یترحموا   وللناقضین العهد ان یتندّموا

کیا دوستوں کے لیے وہ وقت نہیں ہے کہ وہ رحم کریں اور عہد توڑنے والے (اپنے عمل پر) شرمندہ ہوں دوستوں سے رحمت وشفقت کا معاملہ کرنے کا کہنا اور عہد توڑنے والے کو نادم ہونے کی تلقین کرنا خالصتاً قرآنی فکر ہے۔ قرآن کریم میں ارشاد باری تعالی ہے: (رحماء بینهم) الفتح: ۲۹ اور وعدہ وفائی بارے ارشاد باری تعالیٰ ہے: (ان العهد كان مسئولا۔۔۔) الاسراء: ۳۴۔ بے شک وعدہ بارے پوچھ ہوگی۔

الم یأتهم أنباء من فات عهدهم   و فی صدره نار الهوی تتضرّهم

کیا ان تک ان کی خبریں نہیں پہنچیں جن سے ان کا عہد ختم ہو چکا ہے اور اس کے سینہ میں محبت کی

آگ بھڑک رہی ہے۔

شاعر اس شعر میں کہنا چاہتا ہے کہ عاشق اپنے دوستوں سے بچھڑ گیا اور اس کے سینہ میں محبت کی آگ بھڑک رہی ہے۔

حافظ اپنی قوم کی غفلت کا شکوہ کرتے ہوئے کہتے ہیں:

فيا ليت قومي يعلمون بما جرى   على مرتج منهم فيعفوا ويرحموا

ہائے افسوس کہ میری قوم جان لیتی کہ جو کچھ مجھ پر گزرا، ان سے ایک امید ہے کہ وہ مجھے معاف کر دیں اور مجھ پر رحم کریں۔

معاف کرنا اور شفقت و رحمت سے پیش آنا مومن کی شان ہے اور اس صفت کی شاعر کو اپنی قوم سے توقع ہے۔ حافظ اپنی قوم کی بے اعتنائی سے نالاں نظر آتے ہیں۔

حكى الدمع عنى بالحوائج اضمرت   فيا عجبا من صامت يتكلّم

آنسوؤں سے میری پوشیدہ ضروریات کا پتا چل گیا، پس ایسی خاموشی پر تعجب ہے جو بات کرے۔

مراد یہ کہ شاعر خود تو چپ تھا لیکن اس کے آنسوؤں کی وجہ سے معلوم ہو گیا کہ ضرورت مند ہے حالانکہ منہ سے کچھ نہیں کہا۔

بنو عمّنا جودوا علينا بجرعة   وللفضل اشباب بما يتوسم

اے میرے چچیرو، مجھے ایک گھونٹ عنایت کرو، اور بزرگی و برتری کی علامتیں، جن سے اس کی پہچان ہوتی ہے۔

شاعر کے نزدیک سخاوت برتری کی علامتوں میں سے ایک ہے، جس میں پائی جائے وہ دیگر سے برتر ہوتا ہے۔

ايا فائقاً كل السلاطين سطوة   ترحم جزاك الله والخير يغنموا (٥)

اے وہ جو تمام بادشاہوں پر اپنے رعب و دبدبہ کی وجہ سے غالب آنے والی ذات ہے۔ (اے انسان) تجھے چاہیے کہ تو (دوسروں پر) رحم کرے اللہ تجھے اچھا بدلا دے گا اور لوگ نیکی کو غنیمت سمجھتے ہیں مراد قدر کی نگاہ سے دیکھتے ہیں۔ اس شعر میں شاعر اللہ تعالی کی عظمت و غالب آنے کی صفت کا ذکر کرتا ہے، ساتھ ساتھ عام آدمی سے مخاطب ہو کر اسے دیگر لوگوں سے بھلائی کی تلقین کرتا ہے، اور کہتا ہے کہ اس نیکی کا اجر اللہ تعالی دے گا۔ صحیح بخاری میں حدیث نبوی ہے:

"عن انس بن مالك قال كان النبيﷺ ارحم الناس بالعيال۔۔۔"؟ حضرت انس بن مالک سے روایت ہے کہ نبی علیہ الصلوٰۃ والسلام بچوں کے ساتھ سب سے مہربان تھے (٦)

امام سیوطی: الجامع الصغیر میں حدیث نقل کرتے ہیں:

"ارحم من في الارض يرحمك من في السمآء" (٧)

تو اہل زمین پر رحم کر اللہ تعالی آسمان میں تم پر رحم کریں گے۔

اتی موسم النیروز واخضرت الربی ویرق خمر والندامی ترنموا

نوروز کا زمانہ آ گیا اور تمام ٹیلے سرسبز و شاداب ہو گے ہیں، اور شراب رقیق ہو رہی ہے ساتھی گا رہے ہیں۔

اس شعر میں شاعر ایرانی تہوار نوروز کا ذکر تے ہوے بتاتا ہے کہ اس موسم بہار میں ہر طرف پہاڑوں پر سبزہ نظر آنے لگتا ہے، اور انگھوروں کی شراب تیار ہوتی ہے۔ موسم کی رنگینی سے لوگ گاتے ہیں۔

شهور بها الأقناء قد تقتضی الغناء وفی شأننا عيش الربيع محرم

مہینے وہ ہیں جن میں انگور کے خوشے بھر جاتے ہیں اور ہمارے لیے موسم ربیع کا عیش محرم بن گیا ہے۔

بكل من الخلان ذخر ومنة وللحافظ المسكين فقر ومغرم

(میرے دوستوں میں) ہر کسی کے پاس (مال) کا ذخیرہ موجود ہے اور (ایک میں ہوں یعنی) حافظ مسکین کے پاس سوائے فقیری اور تاوان ادا کرنے کے اور کچھ نہیں۔

حافظ عربوں کے انداز بیان کی پیروی کرتے ہوے غزلیہ اشعار کہتے ہیں:

ما بسلمی ومن بذی سلم این جیراننا و کیف الحال

سلمیٰ (عرب معشوقہ کا نام) کا کیا حال ہے، ہمارے پڑوسی کہاں اور کس حال میں ہیں

عفت الدار بعد عافية فاسئلو احالهاعن الاطلال

عافیت یعنی عیش وعشرت (مراد اباد رہنے) کے بعد گھر مٹ گیا، اس (گھر) کا حال کھنڈرات سے پوچھیں۔ مراد محبوبہ کے گھر کی شناخت کیلیے اب صرف اس کے آثار سے ہی اندازہ لگانا ہوگا۔

يا بريد الحمی حماك الله مرحبا تعال تعال

اے حمی کے قاصد تیری حمایت کرے، خوش آمدید خوش آمدید تو آ جا آ جا

بشری اذا السلامة حلت بذی سلم لله حمد معترف غاية النعم (۸)

خوشخبری ہو سلامتی تو ''ذی سلم'' (ایک عرب وادی کا نام ہے) میں اتری ہے۔ بے انتہا نعمتوں کا اعتراف کرنیوالے کی تعریف اللہ تعالی کے لیے ہے۔

عربی اوزان:

اہل ایران اپنی شاعری میں عربی اوزان کا استعمال کرتے ہیں۔ ساتویں صدی ہجری کے اوائل میں شمس الدین محمد بن قیس رازی اپنی کتاب: ''المعجم فی معاییر اشعار العجم'' میں اس موضوع پر سیر حاصل بحث کی ہے۔ یہ کتاب پہلے عربی میں لکھی گئی بعد میں اس کا ترجمہ فارسی زبان میں ہوا۔(۹) حافظ کا شماران فارسی شعرا میں ہوتا ہے جنہوں نے اپنی شاعری میں عربی اوزان کا خاص اہتمام کیا۔ حافظ اپنی شاعری میں بحر وافر میں اشعار کہتے ہیں:

سليمی منذ حلت بالعراق الافی فی هواها ما الا فی

(اے) میری سلمیٰ جب سے تو عراق میں جا بسی ہے، میں اس کی محبت (وصال) میں (غم) برداشت کر رہا ہوں

سلام اللہ ما کر اللیالی علی ملك المکارم و المعالی

جب تک راتیں بار بار آتی ہیں تب تک بزرگیوں اور بلندیوں والی ہستی پر سلام ہو۔

اموت صابرایا لیت شعری متی نطق البشیر عن الوصال (۱۰)

میں صبر کرتے کرتے مرجاتا ہوں ہائے افسوس کہ میں جان جاتا کہ (محبوبہ) کی واپسی بارے خوش خبری دینے والے کب خوشخبری دے گا۔

مذکورہ بالا اشعار کے اوزان مفاعلتن مفاعلتن فعول اور مفاعلتن مفاعلتن فعول ہیں جو بحرالوافر کے اوزان ہیں۔ وہ عربی کے شعری اوزان جو فارسی شعرا کے ہاں بہت کم مستعمل ہیں ان میں بحرھزج، بحررمل اور بحر خفیف ہے۔ بعض اوقات اہل فارس نے اپنی شاعری میں عربی اشعار کے اوزان میں تھوڑی بہت کمی یا زیادتی کی ہے۔

عربی موضوعات:

اگرچہ حافظ شیرازی نے فارسی شاعر کی حثیت سے شہرت دوام حاصل کی، حالانکہ وہ نہ صرف عربی زبان وادب سے واقف تھے، بلکہ عرب شعرا کے انداز بیاں کی پیروی کرتے ہوئے نظر آتے ہیں۔ موضوعات کے اعتبار سے ان کی شاعری عرب شاعری سے بہت زیادہ مماثلت رکھتی ہے۔ ان کی شاعری میں تصوف، خمریات، مدحت سرائی، حکمت ودانائی، وصف، غزل جیسے موضوعات موجود ہیں۔ وہ میخانے میں ساقی کو شراب کا دور چلانے کا کہتے ہوئے نظر آتے ہیں اور بعد میں اسے دعائیہ کلمات سے نوازتے ہیں:

الایا ایھاالساقی ادر کاساو ناولھا کہ عشق آسان نمود اول و لے افتاد مشکلھا

ہاں اے ساقی شراب کا جام لا، عشق ابتدا میں آسان نظر آتا ہے بعد میں مصائب آن پڑتی ہیں۔

بعض مبصرین کا خیال ہے کہ حافظ کی شاعری میں شراب کی مصطلحات صرف علامتی ہیں، اس شراب سے مراد معرفت کی شراب ہے اور ان کی زبان لسان الغیب ہے۔ ایک دوسرے شعر میں حافظ کہتے ہیں:

بدہ ساقی مے باقی کہ در جنت نخواھی یافت کنارے آب رکنا بادو گلگشت مصلی را

اے ساقی باقی شراب بھی دے دو کیوں کہ تو جنت میں (یہ دنیاوی آسائشیں) نہیں پا سکے گا (مثلا) باد کی نہر کنارے رکنا اور مصلی کی سیر گاہ کا نظارہ کرنا۔

اس شعر کا انداز بیان اور بعض عربی اصطلحات مثلا جنت کا ذکر عربی اثرات کی طرف ایک واضح اشارہ ہے۔

مبارزالدین کی حکومت کے زمانے میں شراب نوشی پر پابندی لگ گئی، یہ حافظ کی جوانی کا زمانہ تھا۔ اس پابندی پر حافظ ناخوش تو تھے ہی انہوں نے دھیمے انداز میں شراب نوشی کی تلقین کی وہ کہتے ہیں:

اگرچہ بادہ فرح بخش و باد گل بیزست بیانگ چنگ مخورے کہ محتسب تیزست

شراب نوشی گویا خوشی پیدا کرنے والی اور مہکا دینے والی (چیز) ہے (میں نے) ستار کی آواز پر شراب

اس لیے نہیں پی کہیں محتسب سے سزا نہ پاوں۔ منصور حافظ کا قدردان تھا جب اس نے شیراز پر حملہ کیا اور شاہ یحیٰ کو قتل کر کے شیراز پر قبضہ کیا تو حافظ نے بادشاہ منصور کی مدح میں کہا:

بیا که رایت منصور پادشاه رسید   نوید فتح و بشارت بمهر و ماه رسید

اگر چہ منصور بادشاہ کا جھنڈا آ گیا ہے (اس کے ساتھ) ہی فتح اور خوشخبری کی خبر چاند تک جا پہنچی ہے۔

حافظ ایک صوفی شاعر ہیں اس لیے وہ اپنی حکیمانہ تعلیمات کو صوفیانہ انداز میں بیان کرتے ہوئے نظر آتے ہیں۔ وہ دنیاوی زندگی کی بڑائی و برتری میں خطرات محسوس کرتے ہوئے عوام الناس کو نصیحت کرتے ہیں:

یك حرف صوفیانه بگویم اجازت ست   اے نور دیده صلح به از جنگ و داوری

گر برحساب روز جزا مطلع مشوی   درویشی اختیار کنی برتونگری

حافظ غبار فقر و قناعت زرخ مشوی   کایں خاك بهتر از عمل کیمیا گری

میں (آج) ایک صوفیانہ بات کرنے کے لیے اجازت چاہتا ہوں، اے نور چشم؛ صلح لڑائی اور شہنشاہیت سے بہتر ہے۔ (اے انسان) اگر تو روز جزا سے بے خبر ہو جائے تو (یقیناً) تو مالداری کی بجائے درویشی فقیری کو پسند کرنے لگے گا۔ اے حافظ تو اپنے منہ سے قناعت اور فکر و تدبر کا غبار نہ دھو اس لیے کہ یہ خاک کیمیا گری کے عمل سے بہتر ہے۔ حافظ کی شاعری میں پند و نصائح بھی موجود ہیں مثلاً وہ اپنے آپ کو محنت کرنے اور تجارت میں نفع و نقصان کا احساس دلاتے ہوئے کہتے ہیں:

وفا خواهی جفا کش باش حافظ   فان الربح والخسران فی البحر (۱۱)

(اے حافظ) اگر تو وفا چاہتا ہے تو محنت کر بے شک تجارت میں نفع و نقصان تو ہوتا ہی ہے

ملمعات کا استعمال:

ملمعات فارسی کی شعری اصطلاح ہے۔ ملمع کی دو اقسام دیکھی جاتی ہیں۔ کبھی شاعر ایک شعر فارسی اور دوسرا عربی یا کسی اور زبان میں کہتا ہے اور قصیدہ مکمل کر لیتا ہے، دوسری قسم میں شعر کا ایک حصہ یعنی مصرع فارسی اور دوسرا عربی میں کہتا ہے۔ (۱۲)

حافظ کی شاعری میں ملمعات کثرت سے موجود ہیں۔ فارسی و عربی کا یہ شعری انداز اردو میں بھی مستعمل ہے۔ وہ فارسی شعرا جنہوں نے اپنی شاعری میں ملمعات کا استعمال کیا ان میں نامور سعدی شیرازی، حافظ شیرازی اور فردوسی ہیں۔ اس شعری فن کی جن فارسی شعرا نے تقلید کی ان میں کمال خجندی، محمد شیرین، نائینی سراج الدین بساطی شامل ہیں۔

الا ایّها الساقی ادر کاساً و ناولها   که عشق آساں نمود اول ولے افتاد مشکلها

اے ساقی شراب پلانے کا دور چلا اور مجھے (شراب) کا پیالہ دے کیونکہ شروع میں عشق آسان نظر آیا اور بعد میں کئی ایک مشکلات آجاتی ہیں۔

حضوری گرهمی خواهی ازو غائب مشو حافظ

متی ما تلق من تهوی د ع الدنیا و اهملها
اے حافظ (اگر) تو حضوری چاہتا ہے تو اس سے غائب نہ ہو، جب تجھے تیرا محبوب مل جائے تو تو دنیا کو چھوڑ دینا اور اسے (محبوبہ) کو تھام لینا

می دمد صبح و کله بسته صحاب — الصبوح الصبوح یا اصحاب
صبح نمودار ہو رہی ہے اور بادل پردہ ڈالے ہوئے ہے، اے ساتھیو صبح کی شراب لاو

میچکد ژاله بر رخ لاله — المدام المدام یااحباب
لالہ پر شبنم پڑ رہی ہے اے دوستو کہنہ شراب لاو

در میخانه بسته اندمگر — افتتح یا مفتح الأبواب
شراب خانہ کا دروازہ پھر بند کر دیا اے دربان دروازہ کھول

زاهد امی بنوش رندانه — فاتّقوااللّٰه یأولی الالباب
اے زاہد؛ رندانہ شراب پی، اے عقل والو اللہ سے ڈرو

پیاله چیست که بریاد تو کشیم مدام — ونحن نشرب شربا لذلك الاقداح
پیالہ کیا ہے، جو ہمیشہ ہم تیری یاد میں پیتے رہیں اور ہم تو ایسے پیالے خوب پیتے ہیں۔

شب قدر ست وطے شد نامه هجر — سلام هی حتی مطلع الفجر
شب قدر ہے اور ہجر کا نامہ لپٹ گیا ہے، وہ سلامتی ہے جب تک فجر طلوع ہو

وفا خواهی جفاکش باش حافظ — فان الربح والخسران فی البحر
اے حافظ تو وفا چاہتا ہے تو جفا کش بن اس لیے کہ تجارت میں نفع ونقصان ہے

چشم خونبار مرا خواب نه در خور باشد — من له قتل دواء عجباً کیف ینام
میری خون برسانے والی آنکھ کے لیے نیند مناسب نہیں، جس جان (کے مرض کی) دوا قتل ہو، تعجب ہے کہ وہ کیسے سوسکتا ہے۔

تو ترحم نکنی بر من بیدل دانم — ذاك دعوای وها أنت وتلك الایام
مجھے معلوم ہے کہ تو میرے دل بے رحم پر رحم نہیں کرے گا، یہ میرا دعویٰ ہے، اور تو ہے، اور یہ زمانہ ہے۔

ازخون دل نوشتم نزدیك یار نامه — انی رأیت دهراً من هجرك القیامة(۱۳)
میں نے دل کے خون سے دوست کو خط لکھا، بے شک میں تیری جدائی کے زمانہ کو قیامت سمجھا، گویا دوست کی جدائی قیامت سے کم نہ تھی۔

عربی الفاظ کا استعمال: حافظ کی فارسی شاعری میں جا بجا عربی الفاظ وجملوں کا استعمال ہے جو ان کی عربی زبان دانی کی منہ بولتی تصویر ہے۔ وہ اپنی شاعری میں نہ صرف عرب اعلام کا ذکر کرتے ہیں بلکہ عربی تلمیحات واشارات کا ذکر بھی ان کی فارسی شاعری کا خاصہ ہے۔ حافظ کے اس فارسی دیوان میں ایک مکمل ردیف جیم کی ہے

جس میں سراج ، رواج ، تاج ، احتیاج ، امتزاج ، رقاص ، قصاص ، غواص ، جروح ، اخلاص ، رصاص ، خلاص ، وغیرہ کے الفاظ آتے ہیں (۱۴)۔ ردیف قاف بھی عربی کلمہ قرآن پر مشتمل ہے۔ ردیف قاف بھی عربی الفاظ پر مشتمل ہے۔ ان الفاظ کے علاوہ مرحبا، زھد وتقوی القرآن تسبیح ذکر واستغفار وغیرہ کے الفاظ بھی شامل ہیں۔ (۱۵)

عرب، اماکن واعلام واصنام کا ذکر:

یارب ایں کعبه مقصود زیارتگاه کیست که مغیلان طریقش گل و نسریں من ست

اے خدایا یہ کعبہ مقصود کس کی زیارت گاہ ہے، اور اس کے رستہ کے درخت میرے لیے گل ونسرین ہیں

حسن زبصره بلال ازحبش صهیب از روم زخاك مكه ابو جهل ایں چی بو العجبیست

(شہر) بصرہ سے حسن اور حبشہ سے بلال اور روم سے حضرت صہیب (کا تعلق تھا) مکہ مکرمہ کی خاک سے ابو جہل کا تعلق تھا

حافظ کے کلام میں بعض جاہلی دور کے بتوں کے نام موجود ہیں جن کا ذکر قرآن کریم میں بھی پایا جاتا ہے

چوں من از عشق رخش بیخود و حیراں گشتم

خبر از واقعه لات ومناتم دادند (١٦)

جب میں اس کے رخ کے عشق سے بے خود اور حیران ہو گیا، مجھے لات اور منات کے واقع کی خبر دے دی۔

قرآنی آیات کے اقتباسات:

چشم حافظ زیر بام قصر آں حوری سرشات شیوه جنّات تجری تحتها الأنهارداشت

سورہ الزمر کی آیت نمبر ۲۰ میں ارشاد باری تعالی ہے: (تجری من تحتهاالانهار---)۔ حافظ اپنی محبوبہ کے گھر میں چلے گے جس کی کیفیت گویا یوں تھی جیسے بہشت جس میں نہریں بہ رہی ہوں۔

تو پنداری که بدگور فت و جاں برد حسا بش با کراما کاتبین ست (١٧)

تیرا خیال ہے کہ چغل خور جا چکا اور وہ مر گیا ہے اس کا حساب تو کراماً کاتبین کے سپرد ہے

''کراما کاتبین'' کے الفاظ سورہ الانفطار کی آیت ۱۱ اور ۱۲ سے ہیں۔ ''کراما کاتبین'' سے مراد وہ مقدس فرشتے ہیں جن کو انسان کے ساتھ اللہ تعالی نے مقرر کیے ہیں اور ہر اچھا برا عمل لکھتے ہیں۔ ان کلمات کا ذکر سورہ انفطار کی آیت نمبر ۱۱ میں بھی ہے۔ امام فخر الدین رازی تفسیر میں لکھتے ہیں:

"انّکم تکذبون بیوم الدین وهویوم الحساب والجزاء وملا ئکةاللّه مو کلون بکم یکتبون اعمالکم حتی تحاسبوابهایوم القیامة"۔ (١٨) تم روز جزا کو جھٹلاتے ہو اور وہ جزا و حساب کا دن ہے اور اللہ کے فرشتے تمھارے ساتھ ہوتے ہیں جو تمھارے اعمال لکھتے ہیں یہاں تک کہ ان اعمال سے قیامت کے دن محاسبہ کیا جائے گا۔

محمد علی صابونی امام ابن کثیر کے حوالے سے لکھتے ہیں:

"قال ابن کثیر: ای کل نفس علیهامن الله حافظ یحرسهامن الآفات۔۔۔"(١٩)

ابن کثیر نے کہا ہر جان کے ساتھ ایک محافظ مقرر ہے جو اسے آفات سے محفوظ رکھتا ہے۔

زپاد شاه گدافارغم بحمدالله گدای خاك دردوست پادشاه من است (٢٠)

خدا کا شکر ہے کہ میں بادشاہ اور فقیر دونوں سے بے نیاز ہوں دوست کے دروازے کی خاک کا فقیر میرا بادشاہ ہے۔

''الحمد للہ'' سورہ فاتحہ کے ابتدائی الفاظ ہیں۔حالی بھی اپنے اشعار میں ''بحمد اللہ'' کی عربی ترکیب استعمال کرتے ہیں:

دست برد اهرمن کا جس کو کچھ کھٹکا نهیں هے بحمد الله وه مهر سلیماں اپنے پاس (٢١)

جمالت معجز حسن ست لیکن حدیث غمزه ات سحر مبین

تیرا جمال حسن کا معجزہ ہے لیکن ناز وانداز کی بات، کھلا ہوا جادو ہے۔

کھلا جادو یعنی ''سحر مبین'' قرآنی الفاظ ہیں مثلاً سورہ انعام میں ارشاد باری تعالیٰ ہے۔(ان هذا الآ سحر مبین)الانعام:٧

درطریقت ہر چہ پیش سالک آید خیر اوست در صراط المستقیم اے دل کسے گمراہ نیست

طریقت میں سالک کو جو بھی پیش آے وہ بہتر ہی ہے اے دل سیدھے رستے پر کوئی گمراہ نہیں ہوتا۔

سرم بدنیا وعقبی فرو نمی آید تبارك الله ازیں فتنها که در سر ماست (٢٢)

میرا سر دنیا اور عقبیٰ کی طرف نہیں جھکتا (اللہ تعالیٰ ہی بابرکت ہیں) ان فتنوں کی وجہ سے جو ہمارے سر میں ہیں۔(تبرك الله رب العالمین) سورہ الاعراف کی آیت نمبر ٥٤ ہے۔مذکورہ مثالوں سے ثابت ہوا کہ حافظ کی شاعری میں قرآنی آیات کے اقتباسات مثلاً بھی بکثرت استعمال ہوئی ہیں۔

عربی ترکیبات اور دعائیہ کلمات کا استعمال:

حافظ اپنے شعر میں عربی ترکیب ''علی الصباح'' یعنی صبح سویرے کا استعمال کرتے ہوے کہتے ہیں:

بآب روشن مے عارفے طہارت کرد علی الصباح کہ میخانہ راز یارت کرد

عارف نے شراب کے صاف پانی سے طہارت حاصل کی، جبکہ صبح سویرے میخانہ کی زیارت کی

مرحبا اے پیك مشتاقاں بده پیغام دوست تا کنم جاں از سر رغبت فدای نام دوست

خوش آمدید اے عاشقوں کے قاصد دوست کا پیغام دے تا کہ میں بڑی رغبت سے دوست کے نام جان قربان کردوں

حافظ غزلیہ اشعار میں بادصبا (جس نے ان کے لیے پیام رسانی کا کام کیا) بارے دعائیہ کلمات یوں بیان کرتے ہیں:

ہم عفااللہ زصبا کز تو پیامے آورد ورنہ درکس نرسیدیم کہ در کوے تو بود
خدا صبا کو بخشے جو تیری طرف سے پیام لائی ورنہ ہماری کسی ایسے شخص تک رسائی نہ ہوئی جو تیرے کوچہ میں تھا۔اس شعر میں ''عفااللہ'' عربی زبان کے دعائیہ کلمات ہیں۔

اے دل ریش مرابا لب تو حق نمك حق نگهدار که من میروم الله معك
اے محبوب میرے زخمی دل کا تیرے ہونٹ پر حق نمک، تو حق کی حفاظت کر مجھے معلوم ہے کہ اللہ تیرے ساتھ ہے۔

فرق ست ز آب خضر که ظلمات جاے اوست تا آب ماکه منبعش الله اکبر (۲۳)
مذکورہ بالا مثالوں میں جو عربی ترکیبات اور دعائیہ کلمات کا استعمال ہوا ان میں ''عفا اللہ''، ''مرحبا''، ''اللہ معک''، اور عربی تراکیب میں ''علی الصبح''، ''اللہ اکبر'' شامل ہیں۔

عربی جملوں کا استعمال:

مے خور بہ بانگ چنگ و مخور غصہ ور کسے گوید ترا کہ بادہ مخور گو ھو الغفور
چنگ کی دھن پر شراب پی اور غصہ نہ کر اگر کوئی تجھے کہ شراب نہ پی تو کہہ دے کہ وہ بخشنے والا ہے
اے دل ریش مرا بالب تو حق نمک حق نگہدار کہ من میروم اللہ معک
اے میرے محبوب میرے زخمی دل کا تیرے ہونٹ پر حق نمک ہے، حق کی حفاظت کر میں جانتا ہوں اللہ تیرے ساتھ ہے

بیخبر زاہداں نقش بخواں ولاتقل مست ریاست محتسب بادہنوش ولاتخف
زاہد بے خبر ہیں، تو نقش پڑھ، اور کچھ نہ کہو محتسب ریاکاری میں مست ہیں تو شراب اور نہ ڈر
المنۃ للہ کہ در میکدہ باز ست زانزرد کہ مرا بر در او روے نیاز ست (۲۴)
اللہ کا احسان ہے کہ میکدہ کا دروازہ کھلا ہوا ہے، اس طرح کہ میرا عاجزانہ چہرہ اس کے دروازے پر ہے۔
حافظ اپنی شاعری میں عربی الفاظ اور جملوں کا استعمال بکثرت کرتے ہیں مثلاً عربی کلمہ مرحبا (خوش آمدید) کا استعمال ان کی شاعری میں عام ہے۔اسی طرح عربی جملہ (احمد اللہ) یعنی میں اللہ کی تعریف کرتا ہوں۔اسی طرح عربی جملہ (اللہ معک) اللہ آپ کے ساتھ ہے۔اسی طرح حافظ ''لاتقل'' اور نہ کہہ اور ''لاتخف'' اور نہ ڈر کے عربی جملے استعمال کرتے ہیں آخری شعر میں شاعر ''المنۃ للہ'' یعنی اللہ کا احسان ہے کا عربی جملہ استعمال کرتے ہیں۔

اسلامی و قرآنی تلمیحات کا استعمال:

حافظ کی شاعری میں اسلامی اعلام اور تلمیحات کا ذکر بھی ملتا ہے مثلاً قوم عاد و ثمود، دم عیسیٰ، طوفان نوح، یوسف مصری، کا بیان عام ہے۔

حافظ از دست مده صحبت آں کشتی نوح ورنه طوفان حوادث ببرد بنیادت

اے حافظ تو کشتی نوح کا ساتھ نہ چھوڑ ورنہ حوادث کے طوفان تیری جڑ اکھاڑ دیں گے

مگر بمعجزه کو شدطبیب عیسی دم چراکه کار من خسته از عیادت رفت

شاید معجزے کے ساتھ حضرت عیسی کے سانس والا طبیب کوشش نہ کرے اس لیے کہ مجھ خستہ کا کام مزاج پرسی کی حد سے گزر گیا ہے۔

حافظاایں سر وحدت راز دست خود مده تا خیال زهد وتقوی را تو کل بشکند

اے حافظ وحدت کے اس راز کو ہاتھ سے نہ جانے دینا تا کہ، زہد اور تقوی کے خیال کو توڑ ڈالے

گرت چو نوح نبی صبر هست درغم طوفاں بلا بگرددو کام هزار ساله برآید

غم کے طوفاں میں، آگر حضرت نوح کی طرح کا صبر حاصل ہے تو مصیبت ٹل جائے گی اور ہزار سالہ مقصد پورا ہو جائے گا۔

حافظ اپنی شاعری میں معجزات عیسی کا ذکر کرتے ہوئے کہتے ہیں:

مگر بمعجزه کو شد طیب عیسی دم چرا که کار من خسته از عیادت رفت(۲۵)

شاید معجزے کے ذریعہ حضرت عیسی کے سے سانس والا طبیب کوشش نہ کرے کیونکہ مجھ خستہ کا کام مزاج پرسی کی حد سے آگے گزر چکا ہے۔

امام قرطبی اپنی تفسیر میں رقمطراز:

"و کانت معجزة عیسی صل الله علیه و آله وسلم احیاء الموتی وابراء الاکمه و الابرص"۔(۲۶)

حافظ کہتے ہیں:

فیض روح القدس ارباز مددفرماید دیگراں هم بکنند آنچه مسیحا میکرد (۲۷)

اگر جبرائیل کا فیض ایک بار پھر مدد کردے تو دیگر بھی وہی کریں جو مسیحا کر رہا تھا۔

مذکورہ شعر میں ''روح القدس'' قرانی تلمیح ہے ،ارشاد باری تعالی ہے (قل نزله روح القدس من ربك بالحق)النحل:۱۰۲ کہ دیجیے کہ اس کو آپ کے رب نے جبرائیل امین کے ذریعہ حق کیساتھ نازل کیا ہے۔شاذلی اس آیت کریمہ کی تفسیر میں لکھتے ہیں:"انه نزله علیه روح القدس من ربه جل و علا ۔فلیس مفتریا له۔وروح القدس :جبرائیل ،ومعناه الروح المقدس۔ای الطاهر من کل ما لایلیق ۔روح القدس یعنی جبرائیل والقدس الطهرو التنزیه یعنی روح منزه عن لوث البشریة" ۔ (۲۸) یعنی یہ قرآن محمد رسول اللہ کا من گھڑت نہیں بلکہ اس کو اللہ تعالی بزریعہ جبرائیل حق کے ساتھ آپ پر نازل کیا۔اور روح المقدس کا معنی پاکیزہ روح ہے یعنی ہر (اس برائی) سے پاک جو اس کی شایان شان نہیں، روح القدس سے مراد جبرائیل ہیں اور قدس پاکیزگی اور بچاو یعنی روح القدس ہر انسانی ناپاکی سے پاک ہے۔

ملخص:

عربوں ایرانیوں کے مراسم زمانہ قدیم سے ہی ہیں۔ دوسری صدی ہجری کے اواخر اور پہلی صدی ہجری کے اوائل میں دین اسلام کی وسعت کے نتیجے میں ان تعلقات کی نوعیت بدل گئی اور پہلے کی نسبت زیادہ مضبوط ہو گئے۔عربی وفارسی ثقافتوں کے اختلاط سے جدید اثرات کا ایک دوسرے ادب پر مرتب ہونا ایک فطری عمل تھا۔حافظ شیرازی کا شماران نامور فارسی شعرامیں ہوتا ہے جن کی شاعری میں دیگر فارسی شعرا کی نسبت عربی زبان وادب کے اثرات زیادہ ہیں۔حافظ کا دیوان ان کی وفات کے بعد ان کے دوست محمد کلدام نے جمع کیا اوران کا دیوان ۵۷۳ اشعار جو غزلیات ،رباعیات، قصائد ،ترکیبات اور مثنویات کی صورت میں ہیں پر مشتمل ہے۔ان کی شاعری میں عربی آثاران کا عربی واسلامی علوم میں مہارت کا واضح ثبوت ہے۔حافظ کے عربی اشعار فنی اورفکری لحاظ سے عربوں کے انداز پر ہیں،وہی عربی اوزان وقوافی ہیں۔البتہ موضوعات میں فارسی تہذیب کا فرق واضح نظر آتا ہے، مثلا ایرانی تہوار ''نو روز'' اور ایرانی ماکولات،رسم ورواج کا ذکر،ان فارسی تہذیبی عناصر کے ساتھ ساتھ عربی واسلامی موضوعات ،تلمیحات ،کنایات ،تشبیھات ،مفردات، ترکیبات، اصطلحات، اقتباسات کا ذکر کثرت سے ہے۔حافظ کا ایک لقب ''لسان الغیب'' ہےاوراس کا واضح ثبوت ان کی شاعری میں صوفیانہ اصطلحات ،انداز بیاں اور کلام سے ملتا ہے۔

اگر ہم کہیں کہ حافظ ایک اسلامی وقرآنی شاعر ہیں تو بے جا نہ ہوگا،جس قدر حافظ اپنے کلام میں قرآن کریم کی آیات سے اقتباسات اورقرآنی اسلامی تلمیحات کا اپنی شاعری میں استعمال کرتے ہیں،اس پہ یہ بات واضح ہو جاتی کہ اسلامی وقرآنی تعلیمات سے کماحقہ واقف تھے۔حافظ اپنے اشعار میں جو واعظ ونصیحت کرتے ہیں اس میں اسلامی عربی اثرات کی واضح جھلک نظر آتی ہے۔

☆☆☆☆

الهوامش والمراجع

(۱) عدی بن زید بن حماد، اعشیٰ قیس، لقیط بن یعمر، قیس بن حطیم وامیہ بن ابی الصلت یہ زمانہ جاہلیت کے شعرا ہیں جن کی شاعری عربی ادب میں ایک سند کی حیثیت رکھتی ہے۔ عدی بن زید بارے علامہ سمرقندی لکھتے ہیں کہ وہ مذہبا عیسائی تھے۔ السمرقندی، ابو اللیث نصر بن محمد بن ابراھیم: بحر العلوم، تحقیق: محمود مطرجی، بیروت، دار الفکر، ج:۱،ص:۴۴۷ بدون تاریخ الطبعۃ۔ اعشیٰ قیس زمانہ جاہلیت کا بہت بڑا شاعر تھا جس کا لقب صناجۃ العرب (عرب کا باجا) تھا۔ اعشیٰ بن قیس آقا علیہ الصلوۃ والسلام کی مدح سرائی کی ان اس مدحیہ قصیدہ کا مطلع ملاحظہ ہو:

الم تغتمض عيناك ليلة ارمدا   وعادك ما عاد السليم المسهدا

دار الصادر: ديوان اعشى، بيروت، ط:١، ٢٠٠٨م (دیباچہ)

لقیط بن یعمر الایادی بارے ڈاکٹر جواد علی اپنی کتاب میں لکھتے ہیں: وہ زمانہ جاہلیت کا عرب شاعر کاتب اور ایرانی بادشاہ کسریٰ کے دربار میں ترجمان تھا۔ وہ عربی سے فارسی اور فارسی سے عربی میں لکھتا تھا۔ جب کسریٰ نے اس کی عرب قوم عاد سے انتقام لینا چاہا تو اسنے اپنی قوم کو ایک قصیدہ کی صورت میں اس کے غیض وغیصب بارے اگاہ کیا۔ جواد علی، ڈاکٹر: المفصل فی تاریخ العرب قبل الاسلام، دار الساقی، الطبعۃ الرابعۃ، ج:۱۵، ۱۴۲۲ھ ۲۰۰۱م ص:۳۰۴۔ امراؤالقیس بھی زمانہ جاہلیت کا نامور شاعر تھا، قبیلہ اسد کے سردار کا بگڑا ہوا بیٹا تھا۔ ملک الضلیل اور ذوالقروح اس کے القابات تھے۔ اس کا اصل نام حندج بن حجر تھا۔ ابی وھب، ابی زید، ابی الحارث اس کی کنیت تھیں۔ اس کی ماں کا نام فاطمہ بنت ربیعہ تھا۔ امراؤالقیس: دیوان امرؤالقیس، بیروت، دار الکتاب العربی، ۱۴۲۳ھ ۲۰۰۲م (دیباچہ) امیہ بن ابی الصلت زمانہ جاہلیت کے شاعر اور نامور خطیب تھے۔ امیہ بن ابی الصلت کا عربی دیوان چھپ چکا ہے۔

(۲) لطبرى، محمد بن جرير: تاريخ الامم والملوك، بيروت دار الكتب العلمية، ج:١ ط:١، ١٤٠٧ه، ص: ٣٩٧

(۳) محمد غنيمى هلال: مختارات من الشعر الفارسى، القاهرة، الدار القومية للطباعة والنشر، ص: ٢٢٥

(۴) محمد غنيمى هلال: مختارات فى الشعر الفارسى، القاهرة، الدار القومية للطباعة والنشر، ١٦٥م، ص: ٢٧

(۵) حافظ شیرازی: دیوان حافظ، مترجم؛ مولانا قاضی سجاد حسین، لاہور، مقبول اکیڈمی، ط:۱، ۱۹۸۷، ص:۲۸۷

(۶) سيوطى، عبد الرحمن بن ابى بكر: الجامع الصغير بيروت دار الفكر للطباعة والنشر، ج:١، بدون تاريخ الطبعة، ص: ١٤٥

(۷) بخارى، محمد بن اسماعيل : الصحيح البخارى، كتاب المفرد، بيروت، موسسة الكتب

الثقافية، ج:۱، ط:۱، ١٤٠٦ھ/١٩٨٦م، ص:٩٠۔
(۸) حافظ شیرازی: دیوان حافظ، مترجم؛ مولانا قاضی سجاد حسین، لاہور، ص: ۲۸۷۔۲۷۸، ۲۸۰، ۲۸۹
(۹) د، فواد عبد المعطى الصياد: القواعد والنصوص الفارسية، مكتبة سعيد رافت، جامعة عين الشمس، ص:١٢
(۱۰) حافظ شیرازی: دیوان حافظ، ص: ۴۱۰، ۴۰۹
(۱۱) نفس المصدر، ص: ۲۹، ۳۰، ۱۲۵، ۳۹۸، ۲۳۱
(۱۲) د، محمد وصفى ابو مغلى: دراسات فى اللغه والشعر والنثر الفارسى: البصره، منشورات مركز الدراسات الايرانية، جامعة بصرية، ج:١، ١٩٨٧م، ص: ٦٥، ٦٦۔
(۱۳) نفس المصدر: ۲۹، ۴۵، ۲۳۰، ۲۳۱، ۲۳۰، ۲۸۹، (۱۴) نفس المصدر ۱۰۸، ۲۶۴
(۱۵) نفس المصدر، ص: ۱۰۸ (۱۶) نفس المصدر، ص: ۵۱، ۷۸، ۱۴۹
(۱۷) نفس المصدر، ۷۱
(۱۸) امام رازی، فخر الدین: مفاتیح الغیب، بیروت، دار احیاء التراث العربی، ج:۱، ص: ۴۶۸۸ تاریخ طباعت موجود نہیں۔
(۱۹) محمد علی صابونی: صفوۃ التفاسیر، مکہ، دار الصابونی، ج:۳، ص: ۴۷۷، تاریخ طباعت موجود نہیں
(۲۰) نفس المصدر، ۹۸
(۲۱) حالی، الطاف حسین: کلیات نظم حالی، مرتبہ ڈاکٹر افتخار احمد صدیقی، لاہور، مجلس ترقی ادب، ج:۱، ۱۹۶۸ء، ص: ۱۲۸
(۲۲) نفس المصدر، ۶۹، ۷۱، ۶۰ (۲۳) نفس المصدر، ۱۵۳، ۲۷۵
(۲۴) نفس المصدر، ۷۱، ۵۳ (۲۵) نفس المصدر، ۱۰۴، ۱۳۸، ۸۵،
(۲۶) القرطبی، ابوعبداللہ محمد بن احمد بن ابی بکر: الجامع لاحکام القرآن، المحقق: ھشام سمیر البخاری، ریاض دار الکتب، ط:۱، ج:۱۴، ۱۴۲۳ھ/۲۰۰۳م، ص: ۲۱۲
(۲۷) نفس المصدر، ۱۷۱
(۲۸) احمد بن محمد بن المهدى بن العجيبة بن الشاذلى: البحر المديد، بيروت، دار الكتب العلمية، ط:٢، ١٤٢٣ھ/٢٠٠٢م، ج:٤، ص:٨٢